قاعدہ 28

ہر وہ آیت جو آئمہ احناف کے قول کے خلاف ہو اسے نسخ، ترجیح یا تاویل پر محمول کیا جائے

اَنَّ کُلَّ اٰیَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلٰی النَّسْخِ اَوْ عَلَی التَّرْجِیْحِ وَ الْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ مِنْ جِهَةِ التَّوْفِیْقِ

''ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اس کے بارے میں سمجھا جائے گا کہ وہ منسوخ ہے یا کسی اور دلیل کو اس پر ترجیح حاصل ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اس میں ایسی تاویل کی جائے کہ اس آیت میں اور ہمارے اصحاب کے قول میں موافقت پیدا ہو جائے۔''

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اشتباہ کے وقت کوشش اور تلاش سے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز ادا کردی تو یہ ہمارے نزدیک جائز ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ (۲/ البقرة: ۱٤٤) (اپنے چہرے اس کی طرف کر

اور جس رخ پر بوقت اشتباہ تمہاری

قاعدہ 29

جو حدیث آئمہ احناف کے قول کے خلاف ہو اسے منسوخ یا معارض قرار دیا جائے یا مطابقت پیدا کی جائے

انَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِيْءُ بِخِلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلٰى اَنَّهُ مُعَارَضٌ بِمِثْلِهِ ثُمَّ صَارَ اِلٰى دَلِيْلٍ اٰخَرَ اَوْتَرْجِيْحٍ فِيْهِ بِمَا يَحْتَجُّ بِهِ اَصْحَابُنَا مِنْ وُجُوْهِ التَّرْجِيْحِ، اَوْ يُحْمَلُ عَلَى التَّوْفِيْقِ، وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلٰى حَسَبِ قِيَامِ الدَّلِيْلِ، فَاِنْ قَامَتْ دَلَالَةُ النَّسْخِ يُحْمَلُ عَلَيْهِ، وَاِنْ قَامَتِ الدَّلَالَةُ عَلٰى غَيْرِهِ صِرْنَا اِلَيْهِ

"ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا یا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی ہم پلہ حدیث کے معارض ہے۔ پھر کوئی اور ایسی دلیل یا ان وجوہ ترجیح میں سے وجہ ترجیح لائی جائے گی جن کے ساتھ ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) حجت قائم کرتے ہیں، یا اسے تطبیق پر محمول کیا جائے گا اور دلیل قائم ہونے کی مناسبت ہی سے ایسا کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر نسخ کی دلیل قائم ہو جائے تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا اور اگر دلیل کسی اور پر قائم ہو جائے تو ہم اس کی طرف رجوع کریں گے۔"

تفہیم: امام نسفی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس کے مسائل میں سے یہ ہے کہ امام شافعی فجر کی نماز کی سنتوں کو [illegible] کرنے کے بعد طلوع الشمس سے پہلے ادا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ عیسیٰ [illegible]

قاعدہ 30

آئمہ احناف کے قول کے خلاف وارد شدہ حدیث کی توجیہات

انَّ الْحَدِیْثَ اِذَا وَرَدَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مُخَالِفًا لِقَوْلِ اَصْحَابِنَا، فَاِنْ کَانَ لَایَصِحُّ فِی الْاَصْلِ کُفِیْنَا مُؤْنَۃَ جَوَابِہٖ، وَ اِنْ کَانَ صَحِیْحًا فِیْ مَوْرِدِہٖ فَقَدْ سَبَقَ ذِکْرُ اَقْسَامِہٖ، اِلَّا اَنَّ اَحْسَنَ الْوُجُوْہِ وَ اَبْعَدَھَا عَنِ الشُّبْہِ اَنَّہٗ اِذَا وَرَدَ حَدِیْثُ الصَّحَابِیِّ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِ الْاِجْمَاعِ اَنْ یُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ اَوِ الْمُعَارَضَۃِ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ صَحَابِیٍّ مِثْلَہٗ

”حدیث جب کسی صحابی سے مذکور ہو اور ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اگر اس کی سند ہی درست نہیں ہے تو ہم اس کے جواب دینے کی زحمت سے بچ جائیں گے اور اگر وہ درست ہے تو اپنی سند کے اعتبار سے تو اس کا حکم اپنے تمام اقسام کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے لیکن شبہہ سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ جب کسی صحابی کی حدیث اجماع کے سوا کسی اور جگہ آئے تو اسے تاویل پر محمول کیا جائے یا اسے معارضہ پر محمول کیا جائے جو اس کے اور اس کے ہم پلہ اور صحابی کے درمیان ہو۔“

تفہیم: نجم الدین عمر نسفی فرماتے ہیں:

ان کے فرمان "لا یصح فی الأصل" کا مطلب یہ ہے کہ وہ روایت عدل نہ ہو تو اس کی غرابت ثابت ہے اور اس پر عمل کسی کے لیے ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف دلیل لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کی سند مضبوط ہو تو حدیث ثابت ہو جائے گی اور اس کا رد لانے کی ضرورت پڑے گی تو ہم اس کے مقابلے میں کسی دوسرے صحابی کا ارشاد پیش کر دیں گے تو یہ اسی اختلاف کے مانند ہو جائے گا جو صحابہ میں جد اور اخوۃ اور زوج ثانی کا طلاق یا دو طلاقوں کو ختم کرنے اور ایام تشریق کی تکبیرات کے بارے میں پایا جاتا ہے۔